ٹیلیفون نمبر ۳۲
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
روزنامہ الفضل قادیان
یوم دوشنبہ
جلد ۳۳ | ۱۶ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھش | ۳ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۶ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۹

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب بذریعہ فون یہ ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت زکام اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ اُم متین صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۵ ماہ شہادت۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت اُم ناصر احمد صاحبہ کو آج حرارت سردرد اور آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

امتحانات کے بعد کی تعطیلات گزار کر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھائی آج سے شروع ہو گئی ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۳ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

عرب میں اسلام کی حالت زار

(از ایڈیٹر)

کچھ عرصہ ہوا ہم نے یہ بتانے کے لئے کہ دنیا کا وہ مقدس خطہ جہاں سے اسلام کا چشمہ پھوٹا۔ روحانیت کی شعاعیں نکلیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین بنکر رونما ہوئے۔ اس کے مقدس ترین شہر مکہ اور مدینہ میں بھی اسلام بے حد غربت اور کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ ہندوستان کے ایک معزز اہل قلم کی ایک ضخیم کتاب سے جو انہوں نے اپنے مشاہدات کی بناء پر لکھی۔ اور حج پر جانے والوں کی سہولت کے لئے شائع کی چند اقتباسات پیش کئے تو وہ ایسے حیرت انگیز تھے کہ کئی لوگوں نے باوجود کتاب کا نام اور صفحہ اور مصنف کا نام پیش کر دینے کے شک وشبہ کا اظہار کیا۔ اور ہمیں اس پریس تک کا نام بتانا پڑا۔ جہاں سے وہ شائع ہوئی تھی۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ ایسے مسلمان بھی ہیں جنہیں یہ پڑھ اور سنکر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کہ عرب ممالک میں اسلامی شریعت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے اور وہ نہ صرف خود اس بات کو ناقابل اعتنا سمجھتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتے ہیں۔ کہ کوئی پروا نہ کریں۔

ساری دُنیا میں "حکومت الہیہ" قائم کرنے کے دعویدار نام کے احرار کے حامی اخبار "زمزم" (۱۵ اپریل) نے "عرب میں اسلام" کے عنوان سے ایک شذرہ لکھا ہے۔ جس میں "ہندوستان ٹائمز" کے خصوصی نمائندے کے مضمون کی بناء پر فلسطین، شام، عراق اور حجاز وغیرہ کے حالات شائع کرتے ہوئے اس سلسلہ میں اس بات پر بڑی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کہ "عرب کے لوگوں کا ایمان یہ ہے۔ کہ وہ پہلے عرب ہیں اور بعد میں مسلمان یا عیسائی" چنانچہ لکھا ہے۔

"معلوم ہوا کہ حماقت کسی خاص ملک کا ورثہ نہیں۔ مذہب اور وطن کے بارے میں پہلے اور بعد کی بحث نتیجہ خیز ہو یا نہ ہو۔ قوم پرستی کی ایک غیر معتدل اور جذباتی کیفیت کا افسوسناک مظاہرہ ضرور ہے۔ ایک شخص اگر ہندوستانی اور عیسائی ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور پہلے اور پیچھے کی حماقت میں مبتلا نہیں ہوتا۔ تو اس پر عقل اور نقل کا کونسا اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے بالکل درست ہے بلاشبہ ایک شخص ایک ہی وقت میں مسلمان اور عرب بھی ہو سکتا ہے۔ اور پہلے اور بعد کی بحث بالکل فضول ہے اور بہت بڑی حماقت۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس قسم کی حماقت کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ ان سے مذہب کے بارے میں کسی عقلمندی کی امید کی جا سکتی ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان لوگوں کو جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا کی اصلاح کے لئے اگر کوئی مصلح اور مامور آ سکتا ہے تو عرب میں ہی آ سکتا ہے اپنے اس وہم کی اصلاح کر لینی چاہیئے۔

اس سے بھی اہم بات یہ ہے۔ کہ "زمزم" نے ایک طرف تو یہ لکھا ہے۔ کہ

"نامہ نگار کا یہ کہنا کہ عرب ممالک میں اسلامی شریعت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ اور اسکی اجتماعی طاقت کو گھن لگ رہا ہے اس معنی میں صحیح ہے۔ کہ قوم پرستی اور ملکی سیاست کے دائرے میں اسلام کے اثر کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔"

مگر دُوسری طرف یہ کہدیا ہے کہ

"ہمیں اس پر متوحش ہونے کی ضرورت نہیں اسلام کی ساخت میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ از سرِ نو انقلاب پیدا کر دے۔ اور عالم اسلام کو ایک نئی طاقت دے کر اپنے مرکز میں لے آئے۔ ہم مسلمانوں کی حالت سے مایوس نہیں ہیں۔ صرف وقت کے منتظر ہیں۔ اور جب وقت آئے گا تو اسلام کی اجتماعی طاقت ہی اسلامی دنیا کے لئے رہنما ثابت ہو گی"

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ عرب میں اسلام کی جس حالت کا پتہ "ہندوستان ٹائمز" کے ذریعہ لگا اور جسے درست اور صحیح سمجھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس سے دل غم سے بھر جاتے۔ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتیں۔ دن کا چین اور رات کا آرام حرام ہو جاتا۔ کھانا پینا چھوٹ جاتا۔ اور ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک کے مسلمانوں میں کہرام مچ جاتا۔ کیونکہ عرب وہ ملک ہے جہاں خدا تعالیٰ سارے جہان سے زیادہ جلوہ گر ہوا۔ جہاں سے روحانی آبحیات نکلا۔ اور دور دور تک سیراب کرتا چلا گیا۔ جہاں کے مجاہدوں نے سر ہتھیلیوں پر رکھ کر اسلام ہندوستان تک پہنچایا۔ اور جہاں کے غازیوں نے سر سے کفن باندھ کر وہ نعمت دنیا میں دیوانہ وار تقسیم کی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے۔ ان کی اولادیں۔ ان کے نام لیوا۔ ان کے اخلاف اسلام کی سی نعمت سے محروم ہو گئے۔ شریعت اسلامیہ کو بھلا بیٹھے۔ اور اغیار کے پھندے میں پھنس گئے۔ لیکن افسوس صد افسوس مسلمانوں کو اب بڑے سے بڑا کوئی حادثہ بھی ٹس سے مس نہیں کر سکتا۔ بڑے سے بڑا صدمہ بھی اُن کی آنکھوں میں ایک آنسو تک نہیں لا سکتا۔ اور بڑی سے بڑی مصیبت اُن کے دلوں میں ایک ٹیس بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ کہ ان میں زندگی کا کوئی سانس ہی باقی رہ نہیں گیا۔ وہ مردہ اور وہ بھی گلا سڑا مردہ ہیں۔

ورنہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ عرب کے مقدس ملک میں اسلام کی یہ حالت ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم وطن اور آپ کے جان نثار صحابہ کی اولادیں اس قدر اسلام سے بھٹک چکی ہوں۔ مگر ہندوستان کے مسلمانوں کو باوجود اس ادعا کے کہ حقیقی مسلمان وہی ہیں۔ کچھ بھی درد محسوس نہ ہو۔ اور وہ ذرہ بھر بھی حرکت نہ کریں۔ بلکہ "زمزم" کے سے اجارہ داران اسلام یہ اعلان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ کہ خبردار کوئی انگلی تک نہ ہلائے اسلام کی ساخت میں انقلاب کی طاقت موجود ہے

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

اور جب وقت آئیگا۔ تو اسلام کی اجتماعی طاقت ہی اسلامی دنیا کے لئے رہنما ثابت ہوگی"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کس قدر خود فراموشی اور غفلت شعاری کا زور ہے۔ اور کس قدر اسلام سے بیگانگت اور محرومی کا مظاہرہ ہے۔ اسی اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس قدر سعی اور کوشش فرمائی۔ کہ جس کا اندازہ ہی ہماری ناقص عقلیں نہیں لگا سکتیں۔ وہ وہ مشکلات اور تکالیف برداشت فرمائیں۔ جن کا ہم قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ ایسے ایسے کرب اور بے چینی کے لمحات آپ پر آئے۔ کہ ان کا خیال بھی ہم نہیں کر سکتے۔ اور کس طرح کر سکیں جب کہ خدا تعالیٰ نے بھی ان کو اس قدر اہم اور وزنی قرار دیا۔ کہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین کیا تو اپنے آپ کو اس لئے ہلاک کر لیگا۔ کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اور اسلام میں کیوں داخل نہیں ہو جاتے۔ اللہ اللہ کجا تو محبوب خدا باعث ارض وسما خاتم النبیین فخر اولین و آخرین تو اسلام کی خاطر اس درجہ محنت و مشقت برداشت کریں۔ کہ خدا تعالیٰ جس نے آپ کو اسی کام کیلئے اول المومنین بنا کر بھیجا۔ وہ بھی فرمائے کہ ایسی جان توڑ مشقت کیوں لیکن ایک آجکل کے مسلمان ہیں جو اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے ذرا سی حرکت کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ذرا سی تکلیف اٹھانے کے لئے بھی تیار نہیں۔ اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ "اسلام کی ساخت میں ہی یہ طاقت موجود ہے۔ کہ وہ از سر نو انقلاب پیدا کر دے"۔ "اسلام کی اجتماعی طاقت ہی اسلامی دنیا کے لئے رہنما ثابت ہوگی"۔

کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت عہد میں اسلام کی ساخت اسی قسم کی تھی۔ یا نہیں۔ جس قسم کی اب سمجھی جاتی ہے۔ اگر تھی۔ تو غور فرمایئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی قسم کی جدوجہد کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر خلافت راشدہ کے عہد میں کیوں خدا تعالیٰ کی راہ میں اس لئے جانوں اور مالوں کی بے تحاشہ قربانیاں پیش کی گئیں۔ کہ اسلام پھیلے۔ یہ تو کوئی مشکل اور پیچیدہ بات نہیں۔ پھر سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔ کہ اب بھی خدا تعالیٰ کے حضور جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے سے ہی اسلام میں از سر نو تازگی آئیگی۔

جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحان کا نتیجہ

جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحان کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ صرف پاس ہونے والے طلبا کے نام اور ان کے حاصل کردہ نمبر لکھے گئے ہیں۔

درجہ ثالثہ = عزیز الدین صاحب ۳۹۶/۷۰۰
درجہ ثانیہ۔ دوست محمد صاحب ۶۸۹/۹۰۰
" سردار احمد صاحب ۵۳۹
" محمد حیات صاحب ۴۲۶
" غلام احمد صاحب ۵۶۳
" عبد القدیر صاحب ۴۰۴
" عبد اللطیف صاحب ۳۸۳
" محمد زہدی صاحب ۴۱۳
درجہ اولیٰ۔ محمد اسماعیل صاحب ۴۷۵/۸۵۰
" شیخ عبد اللطیف صاحب ۵۳۵
درجہ اولیٰ۔ ملک عبد اللطیف صاحب ۶۱۱
" ۔ عطاء الرحمن صاحب طاہر ۵۶۱
" عبد اللہ پاشا صاحب ۴۱۷
سپیشل کلاس:۔ محمد اشرف صاحب ۵۱۵/۸۵۰
" عزیز احمد شاہ صاحب ۵۱۷
" منیر احمد شاہ صاحب ۵۵۵
" محمد اکرم صاحب ۴۷۹
" نصیر احمد صاحب ۵۸۰
" محمد اسمعیل صاحب ۶۳۴
" فیروز محی الدین صاحب ۶۰۴

جامعہ احمدیہ امتحان کے بعد دو ہفتہ کی تعطیلات کے لئے بند ہو رہا ہے۔ یکم مئی ۱۹۴۵ء کو نئے سال کے لئے کھلیگا اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ انشاء اللہ۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

نتیجہ کا انتظار

کتنا ہی ہوشیار طالب علم ہو اس کیلئے نتیجہ کا انتظار تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ہمارے جن نوجوانوں نے میٹرک کا امتحان دے رکھا ہے۔ اور اب گھر بیٹھے نتیجہ کے انتظار میں گھڑیاں گن رہے ہیں۔ وہ دار الامان آئیں۔ انکے لئے ۲۰ شہادت (اپریل) تا ۱۰ ہجرت (مئی) بیس روز کا نہایت دلچسپ اور مفید پروگرام تجویز کیا جا رہا ہے۔ اپنی آمد کے ارادہ سے جلد مطلع فرمائیں۔

(خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

جماعت احمدیہ کیلئے ZERO HOUR آنیوالا ہی یا آچکا ہے

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اب چاروں طرف تبلیغ کے کام کو وسیع کر دیا جائے

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ "اس جلسہ سالانہ کے بعد ایسی جلدی جلدی حالات بدل رہے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ وقت جبکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ زور سے تبلیغ کی جائے اور چاروں طرف تبلیغ کے کام کو وسیع کر دیا جائے وہ اب بالکل قریب آ گیا ہے۔ اور ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے لئے ZERO HOUR آنے والا ہے۔ یا آچکا ہے"۔ پس اب ہر احمدی فرد کے لئے تبلیغی حملہ کرنے کا وقت ہے۔ ہر جماعت اور ہر فرد کو چاہئے۔ کہ اپنے ماحول میں پورے زور سے تبلیغ کرے اور جماعت میں اضافہ کا باعث بنے۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

نوجوانانِ احمدیت

ہم میں سے کون ہے۔ جو خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے کامیاب مقابلہ کی خواہش نہیں رکھتا؟ مگر اس میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اسی طرح نفوس انسانی کامل ورزش اور پوری ریاضت اور حقیقی تعلیم کے بغیر اعداء اللہ کے مقابل میدان کارزار میں کامیاب نہیں ہو سکتے"۔ اس روحانی ورزش و ریاضت کا اجتماعی انتظام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے "خدام الاحمدیہ" کے ذریعہ فرمایا ہے۔ جسمیں داخل ہو کر ہم انکسار و تذلل۔ وقار عمل۔ اور خدمت و ہمدردیٔ مخلوق کا سبق سیکھتے اور اسے عملاً دہرا کر اپنے نفوس کا تزکیہ کرتے ہیں۔ الغرض "خدام الاحمدیہ" ایک مدرسہ ہے۔ جسمیں نوجوانانِ احمدیت کو "خدا میں زندگی" حاصل کرنے کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ پس ہر وہ نوجوان جو ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوا۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی فرصتِ اولین میں اس میں شامل ہو۔ اور ہر وہ نوجوان جو "خادمِ احمدیت" ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی مدد اور استعانت سے خدام الاحمدیہ کے "لائحہ عمل" پر پوری توجہ اور پوری ہمت اور پوری کوشش سے کاربند رہے۔ کہ اس کے بغیر وہ "حقیقی تعلیم" و تربیت حاصل نہیں کی جا سکتی جس کے نتیجہ میں خدا "مرد خدا" کو اپنے دشمنوں کے مقابل کامیاب و کامران کرتا ہے۔ خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

فرسٹ ایر کلاس کا داخلہ میٹریکولیشن کے امتحان کے نتیجہ کے شائع ہونے پر دس دن کے بعد شروع ہو جائیگا جو دس دن تک جاری رہیگا۔ داخل ہونے کے لئے طلباء کو اپنے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لانے چاہئیں۔

(۱) پروویژن سرٹیفکیٹ (Provision Certificate) (۲) کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔

(۳) والدین کی طرف سے تحریری اجازت۔

نوٹ:۔ داخلہ کا فارم دفتر کالج سے مل سکتا ہے۔

(پرنسپل)

دیہاتی تبلیغ کیلئے وقف کنندگان کو اطلاع

دیہاتی مبلغین جنہوں نے خدمت دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ اور جن کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا تھا۔ وہ تا حال نہیں آتے۔ ان کو تاکید ہے۔ کہ ۲۲ اپریل کو تین بجے تک دفتر تحریک جدید میں ضرور پہنچ جائیں۔

(انچارج تحریک جدید)

قحط الاؤنس پر چندہ

بعض احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ قحط الاؤنس جو گورنمنٹ نے گرانی کی وجہ سے عارضی طور پر منظور فرمایا ہے۔ اس پر چندہ واجب ہے یا نہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قحط الاؤنس گو عارضی طور پر تنخواہ پر اضافہ ہے۔ تاہم تنخواہ کا حصہ ہے۔ اس لئے اس پر چندہ واجب ہے۔ جو تمام موصی اور غیر موصی صاحبان کو شرح مقررہ کے مطابق ادا کرنا چاہئے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملتان میں تشریف آوری

۲۷ مارچ ۱۹۴۵ء کا دن ملتان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا دن تھا۔ جبکہ صبح کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک دن کے لئے وہاں تشریف فرما ہوئے۔ تفصیل اس امر کی یہ ہے۔ کہ سندھ سے واپسی پر حضور پُر نور ۲۷ مارچ کو صبح سندھ ایکسپریس سے ملتان اترے۔ اور تمام دن وہاں گزار کر رات کو قریباً ۱۲ بجے کوئٹہ پسنجر کے ذریعہ عازم دارالامان ہو گئے۔ ملتان میں حضور صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب پی۔ سی۔ ایس۔ اے۔ ڈی ایم کی کوٹھی میں فروکش ہوئے۔ اسی کوٹھی میں چند دنوں سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس منتظم آبادی حویلی پراجیکٹ معہ اپنی بیگم صاحبہ صاحبزادی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف فرما تھے۔ کیونکہ آپ کی اپنی کوٹھی آپ کے پیشرو نے ابھی تک فارغ نہ کی تھی۔

حضور کی تشریف آوری کے وقت سے لے کر ۱/۲ ۷ بجے شام تک کی مصروفیت کے متعلق کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ یہ ملتان کے کسی ذمہ دار کارکن کا کام ہے۔ کبیر والہ میں خبر ملنے پر میں ۱/۲ ۷ بجے شام کے قریب ملتان پہنچا۔ اور فوراً حضرت صاحبزادہ صاحب کی کوٹھی پر چلا گیا وہاں ہر مذہب و ملت کے اصحاب کا ایک گروہ کافی دیر سے حضور کی زیارت کا منتظر تھا۔ میں بھی ان میں شامل ہو گیا۔ کوئی ۱۰ منٹ کے انتظار کے بعد حضور تشریف لائے۔ اور تمام حاضرین سے مصافحہ فرمایا۔ محترمی شیخ فضل الرحمن صاحب اختر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان نے ایک صاحب جو آریہ سماج کے لیکچرار ہیں کا انٹروڈیوس کراتے ہوئے عرض کیا۔ کہ چند دن ہوئے انہوں نے اپنے لیکچر میں فرمایا تھا۔ کہ پنڈت لیکھرام کا طریقہ تھا۔ کہ اپنے جلسہ میں دوسروں کو بولنے کا وقت بھی دیا کرتے تھے۔ اس پر میں نے کہا کہ بہتر ہے پنڈت صاحب کے طریقہ پر عمل کر کے آج مجھے بھی بولنے کا موقعہ دیا جائے۔ لیکن انہوں نے میری بات ٹال دی۔ لیکچرار صاحب نے عرض کی۔ کہ میں اس وقت حضور کی زیارت اور حضور سے روحانیت حاصل کرنے آیا ہوں۔ اسی طرح کی ایک دو اور باتیں ہوئیں۔ اس کے بعد حضور نے جو کچھ فرمایا۔ میں اپنی سمجھ کے مطابق اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کچھ عرصہ ہوا آریہ سماج کا ایک جلسہ قادیان میں ہوا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کی طرف سے چند لڑکے میرے پاس بعض ٹریکٹ لے کر آئے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اپنے لیکچرار صاحب سے جا کر کہدیں کہ فیصلہ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ وہ اپنے چند لڑکے ہمارے سپرد کر دیں۔ جن کو ہم قرآن شریف کا ترجمہ پڑھا دیں۔ اسلام کی تعلیم سکھلا دیں۔ ادھر ہم چند ایک اپنے لڑکے ان کے سپرد کر دیتے ہیں۔ جنہیں وہ وید کا ترجمہ پڑھا دیں۔ اور اپنے مذہب سے پوری واقفیت کرا دیں۔ اگر اس دوران میں ان لڑکوں نے اپنا اپنا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو ان کی اور میری کوششوں کا اجر ہمیں مل جائیگا اور اگر وہ تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے مذہب میں ہی رہے۔ تو پھر ایک دوسرے کے مذہب پر جو اعتراضات وہ کرینگے۔ ان پر دوسرا فریق یہ نہیں کہہ سکیگا۔ کہ ان کے مذہب پر فلاں اعتراض غلط کیا گیا ہے۔ یا قرآن اور وید کا فلاں ترجمہ غلط ہے۔ کیونکہ وہ انکے اپنے پڑھائے ہوئے ہونگے۔ اب تو ایسا ہوتا ہے کہ اگر وید کے کسی حصہ کا کوئی ترجمہ ہم کرتے ہیں تو آریہ کہدیتے ہیں کہ چونکہ تمہیں سنسکرت سے واقفیت نہیں۔ اس لئے یہ ترجمہ غلط ہے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں۔ کہ چونکہ آریوں کو قرآن کریم کے حقیقی مطالب سے واقفیت نہیں۔ اسلئے انکے اعتراض غلط ہیں (اس تجویز کی معقولیت پر تمام حاضرین نے تحسین کہی)

حضور نے فرمایا معلوم نہیں میری اس تجویز کو سنکر ان لڑکوں نے اپنے لیکچرار صاحب سے کیا کہا۔ اور انہوں نے کیا جواب دیا۔ لیکن چند دن کے بعد ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا بھاگ کر ہمارے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔ کہ آپ کی وہ تجویز مجھے بہت پسند آئی تھی۔ اس لئے میں حاضر ہوں مجھے اسلامی تعلیم دی جائے۔ چنانچہ اس کے لئے استاد مقرر کر دیئے گئے۔ اور سال ڈیڑھ سال کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔ اور اب وہ سلسلہ کا ایک مناظر ہے۔ اور اس کا نام مہاشہ محمد عمر ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ دوسرے پر ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ جو خود ان پر بھی پڑ سکتا ہے۔ ایک دفعہ طالب علمی کے زمانہ میں ایک سکھ صاحب نے جو غالباً تحصیلدار تھے۔ ریل کے سفر کے دوران میں اسلامی تعلیم کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے سوال کیا۔ کہ مسلمانوں میں مرد تو ختنہ کراتے ہیں۔ عورتیں کیوں نہیں کراتیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ سردار صاحب میں ایک سوال کرتا ہوں۔ جسمیں آپ کے سوال کا جواب بھی آجائیگا۔ اور وہ یہ کہ آپ کے ہاں داڑھی رکھنے کا حکم ہے۔ آپ تو داڑھی رکھتے ہیں۔ مگر آپکی عورتیں ایسا کیوں نہیں کرتیں۔ اس پر سردار صاحب نے کہا ان کے داڑھی ہوتی ہی نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ پھر ختنہ کا مسئلہ بھی اسی پر سمجھ لیں۔

حضور نے فرمایا ایک تیسری قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو دشمنی اور شرارت کی وجہ سے دوسرے پر ایسے الزام لگاتے ہیں۔ جن کے متعلق انکو علم ہوتا ہے۔ کہ دوسرے فریق کا وہ عقیدہ نہیں۔ جیسا کہ بعض مسلمان کہلانے والے احمدیوں کے متعلق اپنی تقریروں اور تحریروں میں بیان کرتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) احمدی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ اس کے بہترین جج ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم جب بھی ان کے ساتھ مذہبی گفتگو کرتے ہیں۔ تو ہمارا زور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل شان کو دنیا میں قائم کرنے اور آپ کے دین کو دنیا میں پھیلانے پر صرف ہوتا ہے۔ اگر نعوذ باللہ من ذالک ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے ہیں تو پھر غیر مذاہب کے سامنے ہم اسکے اچھی طرح مرتکب ہو سکتے ہیں۔

حضور کی خدمت میں موضع دیوا سنگھ تحصیل کبیر والا کے چند ایک احمدی دوست حضور کی زیارت کے لئے آئے تھے پیش ہوئے۔ اس وقت حضور کے پاس چند اعلےٰ سرکاری عہدہ دار اور بعض دیگر معززین بیٹھے تھے۔ پیش ہونے والے احمدی دوستوں کی دنیاوی وجاہت دنیا داروں کی نظر میں محض دیہاتیوں کی سی تھی۔ جو معمولی افسروں کی ڈیوڑھی پر کھڑے ہونے کو بھی ترستے ہیں۔ لیکن قربان جاؤں حضور پُر نور کے کہ حضور نے جونہی وہ دوست قریب آئے سرو قد کھڑے ہو کر ہر ایک دوست سے گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ فرمایا۔ اللہ اللہ یہ عجیب نظارہ تھا۔ حضور کے کھڑے ہونے پر ان سرکاری عہدہ داروں کو کھڑا ہونا پڑا۔ اور شائد دنیا نے ملتان نے پہلی دفعہ یہ نظارہ دیکھا۔ کہ چند ایک بظاہر بہت ہی معمولی آدمیوں کی خاطر پراونشل سروس جیسی پوزیشن کے افسر کھڑے ہوئے۔

تھوڑی دیر کے بعد حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ پھر کھانا تناول فرما کر سٹیشن پر تشریف لے گئے سٹیشن پر بھی عجیب سماں تھا۔ حضور ریزرو ڈبہ کے سامنے پلیٹ فارم پر خدام کے جھرمٹ میں کھڑے تھے۔ زیارت کے لئے آنے والے ہر مذہب کے لوگ جن میں چیتھڑے پہنے ہوئے فقیر بھی تھے۔ ان کے ساتھ نہائت خندہ پیشانی سے مصافحہ فرماتے۔ اور ہر ایک کا حال دریافت کرتے رہے۔ ہر مذہب کے لوگ حضور کے نہائت ہی بلند پایہ اخلاق کو دیکھ کر عش عش کر رہے تھے اور حیران تھے۔ کہ انہیں کس قدر غلط فہمیاں تھیں اور حضور کا سلوک دنیاوی پیروں کے مقابلہ میں کس قدر مختلف ہے۔

اسی دوران میں ایک دفعہ حضور نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس منتظم آبادی حویلی پراجیکٹ کو کوئی امر دریافت کرنے کے لئے بلایا۔ جناب صاحبزادہ صاحب نیچی نظریں کئے نہائت مودبانہ طور پر حضور کے سامنے آکر کھڑے ہوئے۔ اور بڑی مودبانہ آواز سے حضور کے سوال کا جواب دیا۔ اور پیچھے ہٹ گئے۔ اس پر میرے ایک سکھ ساتھی نے کہا دیکھو منتظم آبادی اور آئی۔ سی۔ ایس کتنا بڑا عہدہ ہے۔ لیکن میں حیران ہوں کہ صاحبزادہ صاحب کی تربیت کتنی اعلےٰ ہے۔ کہ مودبانہ آنکھیں نیچی کر کے کھڑے رہے۔ اور محض سوال کا جواب دینے پر اکتفا کیا۔ دوسرے گھرانوں کے نوجوان جب اس سے بہت کمتر عہدوں پر بھی پہنچتے ہیں۔ تو والدین اور بزرگوں کے ساتھ بے باکانہ گفتگو کرتے۔ اور ایک طرح اپنی بڑائی پر فخر کرتے ہیں۔

گو یہ موقعہ نہیں لیکن ضمناً میں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی پبلک لائف کو میں عرصہ قریباً ۱/۲ ۱ سال سے مطالعہ کر رہا ہوں یعنی جب سے وہ خانیوال تشریف لائے تھے اور میں خدا تعالےٰ کو گواہ رکھ کر عرض کرتا ہوں۔ کہ صاحب موصوف نے نازک سے نازک موقعہ پر بھی اپنے ذاتی کی خصوصیات کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اور تمام

کمیونزم کے متعلق روس میں میرے چشم دید حالات

(۳)

کہا جاتا ہے۔ کہ روس میں غربا اور امراء میں مساوات ہے۔ اور ہر ایک سے ایک سا معاملہ کیا جاتا ہے۔ مگر تقریباً دو سال کے قیام میں جو حالات میرے دیکھنے میں آتے وہ بالکل اسکے خلاف ہیں۔ میں ارتھک مقام پر گرفتار اور پھر قید ہوا۔ وہاں سے عشق آباد اور پھر تاشقند لے جایا گیا۔ ریل کے تھرڈ کلاس کے ڈبہ میں مجھ کو بٹھایا گیا۔ مگر تاشقند سے ماسکو سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں لے گئے۔ معلوم ہوا۔ کہ ریل میں فرسٹ۔ سیکنڈ تھرڈ کے ڈبے ہوتے اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق اور حسب گنجائش ان میں بیٹھتا ہے۔ پھر امراء کھانے کے ڈبہ میں میز و کرسی پر کھانا کھاتے ہیں۔ چنانچہ تاشقند سے ماسکو کے سفر میں مجھ کو اس ڈبہ میں لیجا کر کھانا کھلایا گیا۔ مگر متوسط اور غربا اسٹیشن کے دوکاندار سے اپنی توفیق کے مطابق کھانا خرید کر کھاتے ہیں۔ پھر اعلےٰ طبقہ کے لوگ چھری کانٹا سے میز پر چینی کی پلیٹوں میں کھانا کھاتے ہیں۔ مگر غرباء اپنی جگہ پر لکڑی کے چمچہ سے سالن چاول استعمال کرتے اور بعض ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ ڈبل روٹی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ بہت اعلےٰ۔ اچھی۔ ناقص۔ اسی طرح سالن اعلےٰ قسم کا متوسط درجہ کا اور ادنیٰ درجہ کا۔ اور ہر ایک حسب توفیق استعمال کرتا ہے۔ روزانہ ماسکو اور تاشقند کے قید خانہ میں سپاہی صبح کے وقت آکر قیدیوں سے دریافت کرتا کہ اگر کسی نے بازار سے کوئی چیز منگوانی ہے۔ تو منگالو۔ اس پر سیاسی قیدی حسب حیثیت پیسے دے کر خوردنی اشیاء منگوا لیتے مگر بعض میرے جیسے نادار کچھ بھی نہ منگوا سکتے۔ اور حامیاں مساوات اُن غرباء کے سامنے اچھی اچھی اشیاء کھاتے اچھے کپڑے اپنے گھروں سے منگا کر پہنتے۔ بلکہ قید خانہ میں اچھی جگہ امراء رکھے جاتے اور غرباء بیچارے زمین پر ہی لیٹ کر رات بسر کرتے اور کبھی کو ان کا خیال تک نہ آتا اس کے مقابلہ میں قید کی حالت میں مجھے اسلام کی تعلیم پر جس قدر عمل کرنے کا موقع مل سکتا۔ اسے خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا۔ ایک دفعہ ساری رات تاشقند میں میرا بیان لیا جاتا رہا۔ اور سحری کے وقت سرکاری وکیل مجھے گاڑی میں بٹھا کر قید خانہ میں چھوڑنے کے لئے خود آیا تو اُس نے قید خانہ کے بعض سپاہیوں سے میرے متعلق دریافت کیا کہ یہ لڑکا کیسا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے قید خانہ میں اس جیسے اخلاق کا کوئی قیدی نہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ کمرہ میں کوئی نگران آتا۔ تو قیدیوں کو مخاطب کر کے کہتا کہ یہ ایک ہی مسلمان ہے۔ جو یہاں قید ہے۔ گویا وہ لوگ باوجود مجھ پر خطرناک شک کرنے کے بعض اوقات میرے اندر اسلامی اخلاق دیکھ کر گرویدہ ہو جاتے اور اس کا اقرار کرتے۔ اسی طرح جب مجھ کو تاشقند سے ماسکو لے گئے اور قید خانہ کے افسر کے سپرد کرنے لگے تو اس نے میرے متعلق دریافت کیا کہ یہ کیسا لڑکا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ "اوچن خروشو" بہت اچھا نوجوان ہے۔

مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے میں بھی ان کا مختلف سلوک رہا ہے۔ جب ارتھک سے عشق آباد لے گئے تو عشق آباد کے اسٹیشن سے قید خانہ تقریباً دو میل تھا۔ اور میں تپ محرقہ کی بیماری سے ابھی تھوڑے ہی دن ہوتے کہ صحت یاب ہوا تھا۔ مگر میرا سارا سامان میری شدید کمزوری کے باوجود جبراً میرے سر پر اٹھوا کر مجھے پیدل لے گئے۔ مگر تاشقند کے اسٹیشن سے قید خانہ تک گاڑی کی سواری میں لے گئے اور ماسکو کے سٹیشن سے قید خانہ تک جو تین چار میل دور تھا کار میں بٹھا کر لے گئے۔ جب مجھے ماسکو کے اسٹیشن سے کار پر اپنے ساتھ انہوں نے بٹھایا۔ اس وقت میں نے لمبا جبہ پہنا ہوا تھا۔ اور ذکر الٰہی کر رہا تھا۔ راستہ میں کثرت سے لوگ میری طرف دیکھتے۔ اور چہ میگوئیاں کرتے تو انہوں نے مجھے کار کے اس حصہ میں بٹھا دیا جہاں پاؤں رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ زیادہ لوگوں کی نظریں نہ پڑیں۔ پھر عام طور پر قیدیوں کو ہر روز چہل قدمی کے لئے نکالا جاتا مگر مجھ کو بعض دفعہ چار چار ماہ تنہا کمرہ میں بند رکھتے۔ اسی طرح دوسرے قیدی آسانی سے حجامت کرا لیتے مگر میں ماسکو میں جب تھا۔ تو تقریباً سال بھر حجامت نہ کرا سکا۔ اور اس وجہ سے مجھ کو سخت تکلیف تھی۔ آخر سال کے بعد خدا نے میری سنی اور حجامت کرانے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح تاشقند۔ عشق آباد ماسکو میں میں نے جہاں خوراک و پوشاک کے لحاظ سے لوگوں میں نمایاں فرق و امتیاز دیکھا۔ وہاں رہائش کے مکانات میں بھی فرق پایا۔ بعض مکانات دس دس منزلہ پتھر کے عمدہ بنے ہوتے دیکھے۔ اور بعض کم درجہ کے۔ گویا ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق بناتا اور اسمیں رہائش اختیار کرتا۔

اسی طرح میں نے بعض بھیک مانگنے والے بھی روس میں دیکھے اور ایک کو تو میں نے اپنے پاس سے کچھ دیا بھی۔ میں نے وہاں یہ امر واضح طور پر دیکھا اور سنا کہ حکومت روس ذرا ذرا سے شک پر قید خانوں کو لوگوں سے بھر دیتی تھی۔ اور جو آزادی۔ وسعت ہماری اس حکومت میں ہے۔ اس کا نام و نشان بھی وہاں نہ تھا۔ جس طرح یہاں کانگرس کے نامی لیڈر حکومت کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس ملک میں قطعاً اس کی اجازت نہیں اور ایسی تنگدلی پائی جاتی ہے کہ کوئی جرأت نہیں کر سکتا کہ حکومت کے روبرو اس کے خلاف کچھ کہہ سکے۔ ایران جو روسی سرحد کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اسکے شہروں میں ہزاروں مفرور روسی حکومت روس کے مظالم سے تنگ آکر سالہا سال سے آباد ہیں۔ ایسے روسیوں کی کثرت میں نے مشہد اور طہران میں اپنی آنکھ سے دیکھی پس تنگ نظری اور طریق کار کے خلاف سننے کی برداشت حکومت روس کو بہت کم ہے۔

خاکسار

ظہور حسین قادیان

بتاؤ تو سہی کہ وہ کونسا مذہب ہے؟

۱۔ جو ہر قسم کے شرک سے بچا کر کامل توحید سے اپنے متبعین کو فیضیاب کرتا ہو۔

۲۔ جس کا اصول ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو۔

۳۔ جس کے ہر عمل میں روحِ تقویٰ کا مطالبہ ہو۔

۴۔ جس میں ایمان بین الخوف والرجاء ہو۔

۵۔ جو اَلدِّیْنُ یُسْرٌ ہونیکا مدعی ہو۔

۶۔ جو رنگ قومیت نسل ملک زبان تہذیب اور حکومت سب سے بالا اور ہر اسود و احمر کیلئے ہو۔

۷۔ جو خدا شناسی اور مکارم اخلاق پر اپنی بنیاد رکھتا ہو۔

۸۔ جو میانہ روی کی تعلیم دیتا ہوں اور افراط تفریط سے بچاتا ہو۔

۹۔ جو عقل علم اور تدبر پر زور دیتا ہو۔

۱۰۔ جو حقیقی خوشی اور دائمی سکھ کو انسان کا مقصود اصلی تجویز کرتا ہو۔

۱۱۔ جو خدا کے کام اور خدا کے کلام میں تطبیق دیتا ہو۔

۱۲۔ جو اپنے دلائل اور نشانات سے ہر غیر مذہب پر غالب ہو۔

۱۳۔ جو ہر زمانہ میں تائید الٰہی اور نصرت خداوندی کے تازہ بتازہ نشان دکھلاتا ہو۔

۱۴۔ جس کی تائید کے لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مصلحین کا ایک سلسلہ جاری ہو۔

۱۵۔ جس کا خدا ہر عیب اور کمزوری سے پاک اور ہر تعریف اور کمال سے متصف اور مستجمع جمیع محامد ہو۔

۱۶۔ جس میں مکالمہ الٰہیہ ہمیشہ جاری ہو۔

۱۷۔ جو نہ صرف عالمگیر ہو۔ بلکہ دنیا کا آخری اور کامل مذہب بھی ہو۔

۱۸۔ جو تمام ادیان سابقہ کی جملہ صداقتیں اپنے اندر رکھتا ہو۔

۱۹۔ جس کی کتاب محفوظ۔ اور متحدیانہ طور پر بے نظیر ہو۔

۲۰۔ جس کا رسول دنیا کی ہر حالت میں سے گزر کر ہر قسم کے کمالات اور اخلاق کا اعلیٰ ترین نمونہ دکھا گیا ہو۔ اور ایک ایسا تاریخی وجود ہو۔ جس کی زندگی کا ہر لمحہ اور اسکی ہر حرکت و سکون تحریر میں آگیا ہو۔

۲۱۔ جو اعتقاد صحیح کے ساتھ عمل صالح پر بھی برابر کا زور دیتا ہو۔

۲۲۔ جو دُنیا ہی میں اپنے متبعین کو آئندہ جہاں کی فلاح کا نمونہ یعنی نقد جنت کی چاشنی چکھا دیتا ہو۔

۲۳۔ جو انسان کے تمام فطرتی قویٰ میں سے کسی ایک کو بھی ضائع نہ ہونے دیتا ہو۔

۲۴۔ جس نے دل کی پاکیزگی کے ساتھ جسم کی پاکیزگی کو بھی لازم ملزوم قرار دیا ہو۔

۲۵۔ جس کا خدا زندہ ہو جس کا رسول زندہ ہو جس کی کتاب زندہ ہو۔ کتاب کی زبان زندہ ہو۔ جس کے کامل متبعین ہر زمانہ میں زندہ ہوں۔ جنمیں زندہ نشانات پائے جاتے ہوں۔ اور جو خود زندہ ہو۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مختلف مقامات میں تبلیغی جلسے

ملکھانوالہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۴۵ء کو ملکھانوالہ میں ایک کامیاب تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مرکز کی طرف سے چودھری محمد یار صاحب عارف گیانی عباداللہ صاحب اور ملک محمد عبداللہ صاحب اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ یہاں صرف ایک ہی احمدی ہیں۔ جن کی ہمت سے یہ جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس میں قاضی علی محمد صاحب مدرس گوجرانوالہ اور گیانی عباداللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ حاضرین میں غیر احمدی دوستوں کے علاوہ غیر مسلم بھی شامل ہوئے۔ گیانی صاحب کی تقریر ہندو مسلم اتحاد پر تھی۔ اور غیر مسلم طبقہ نے اسے بہت پسند کیا۔ دوسرے اجلاس میں چودھری محمد یار صاحب عارف اور گیانی عباداللہ صاحب نے صداقت احمدیت پر تقریریں کیں۔ جن سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ دوسرے دن کے جلسہ میں ملک محمد عبداللہ صاحب اور گیانی عباداللہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ ملکھانوالہ کے سکھ اصحاب نے ہر ضروری امداد کی۔ جلسہ کے اختتام پر چودھری شکر اللہ خاں صاحب امیر جماعت ڈسکہ نے سکھ صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

سکھوں کے ایک مقدس مقام انندپور میں تبلیغ

خاکسار معہ مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کے ۲/۳/۴۵ کو آنندپور صاحب گئے۔ راستہ میں لوگوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔ ایک سکھ دوست نے احمدیت کی تعلیم معلوم ہونے پر دوسرے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ "میں تو ارداس (دعا) کرتا ہوں۔ کہ سب لوگ احمدی بن جائیں"۔

آنندپور ضلع ہوشیارپور کا ایک قدیمی قصبہ ہے۔ سکھوں میں اس مقام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہاں پر سکھوں کے دسویں گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام بسر کئے تھے۔ اور یہاں پر ہی انہوں نے بقول سکھ صاحبان سمت ۱۷۵۶ بکرمی میں خالصہ پنتھ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہاں پر ہولی کا میلہ خاص شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی باوجود دقتوں کے دور دراز کے لوگ لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوئے۔ اس سال ہم بسلسلہ تبلیغ وہاں پہنچے۔ اور سکھوں کے کئی دیوانوں میں شمولیت اختیار کی۔ اور سکھ ودوانوں کی تقریریں سنیں۔ افسوس کہ سکھوں کے ہر دیوان میں بادشاہ اورنگ زیب اور دوسرے مسلمانوں پر گالیوں کی بوچھاڑ کی گئی۔ اور بجائے سکھ مذہب کی خوبیاں بیان کرنے اور گورو گوبند سنگھ صاحب یا دوسرے سکھ گورو صاحبان کی تعلیم پیش کرنے کے فوت شدہ مسلمانوں کو کوسا گیا۔

ہم نے بھی بعض دیوانوں میں تقریریں کیں چنانچہ دو دیوانوں میں خاکسار کو اور ایک دیوان میں مولوی بشیر احمد صاحب کو تقریر کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے اپنی تقریروں میں سکھ صاحبان کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ ہم آنندپور صاحب اس لئے آئے تھے۔ کہ ہمیں سکھ ودوانوں کی تقریریں سننے کا موقعہ ملیگا۔ اور سکھ مذہب کی خوبیاں ہمارے سامنے آئینگی۔ لیکن یہاں سوائے فوت شدہ مسلمانوں کو گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں کہا گیا۔ اگر فی الواقعہ مسلمان ظالم یا بُرے تھے۔ تو کیا سکھ مذہب کی بنیاد دوسرے لوگوں کے عیوب پر ہے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ سکھ مذہب کی خوبیوں پر لیکچر دیں۔ دوسروں کی عیب چینی ترک کر دیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں حضرت بابا نانک صاحب کا ارشاد ہے۔ کہ "سا بجھ کریجے گناں میری چھوڈ اوگن چلیئے" یعنی دوسروں کی عیب چینی نہ کرو۔ البتہ کسی میں کوئی خوبی ہو۔ تو اس کا تذکرہ ضرور کرو۔

خدا کے فضل سے سنجیدہ سکھوں پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ بلکہ بعض ذمہ وار سکھوں نے خاکسار سے خواہش ظاہر کی۔ کہ میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو اس طرف توجہ دلاؤں۔ اس کے علاوہ ہم نے گورمکھی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ ہمارے ٹریکٹ سکھوں نے غور سے پڑھے۔ اور ہم سے مانگ مانگ کر لئے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب موگا نے چار دیوانوں میں تقریریں کیں۔ یہ اللہ کا فضل تھا۔ کہ لاکھوں کی تعداد میں جمع شدہ سکھوں میں قادیان ہی قادیان ہو رہا تھا۔ سینکڑوں تعلیم یافتہ سکھوں کو زبانی طور پر بھی پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ انندپور میں ہمارا دو دن قیام رہا۔

قصبہ ملود میں تبلیغ

انندپور سے قصبہ ملود گئے۔ اور وہاں ۲/۳/۴۵ ایک پبلک جلسہ کیا۔ جلسہ سے قبل بعض شرارت پسند مسلمانوں نے ہمارے جلسہ میں گڑبڑ کرنے کی کوشش کی۔ چونکہ قبل از وقت علم ہو گیا۔ اس لئے وہ ناکام رہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور کافی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ مولوی بشیر احمد صاحب نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر خاکسار نے تقریر کی۔

موضع سیکھا میں جلسہ

۳/۳/۴۵ کو ہم ملود سے سیکھا گئے۔ اور وہاں جلسہ کیا۔ خاکسار نے اس جلسہ میں تقریباً ۱½ گھنٹہ صداقت احمدیت پر تقریر کی۔ یہ گاؤں سکھوں کا ہے۔ اور اس میں صرف ایک ہی گھر احمدی ہے۔ اس جلسہ میں سکھ کثرت سے شامل ہوئے۔ جن میں اکثر تعلیم یافتہ تھے۔

سردار امرجیت سنگھ صاحب ایک تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ اور ملود کے واحد مالک ہیں۔ ان سے ملاقات کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ سردار صاحب نے بعض اسلامی مسائل کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ یہ گفتگو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

موضع گوجروال میں تبلیغ

ملود سے واپسی پر ہم ۴/۳/۴۵ کو گوجروال ضلع لدھیانہ گئے۔ وہاں ایک کسان کانفرنس ہو رہی تھی۔ ہم نے اس کانفرنس کے موقعہ پر انفرادی طور پر لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور گورمکھی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض مقامی سکھ صاحبان نے بہت کوشش کی۔ کہ خاکسار کو بھی تقریر کے لئے کچھ وقت مل سکے۔ لیکن چونکہ کانفرنس کی سٹیج پر مسلمان کانگرسیوں کا قبضہ تھا۔ اس لئے وہ قادیان کا نام سنکر گھبرا گئے اور وقت نہ دیا۔ گوجروال میں ہم نے سینکڑوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

لدھیانہ میں ایک سکھ دوست سے تبادلۂ خیالات

لدھیانہ میں مولوی برکت علی صاحب لائق کے مکان پر ایک سکھ دوست سے جو بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گیانی۔ منشی فاضل اور ہندی رتن ہیں گفتگو کی گئی۔ اس میں ایک ہندو ماسٹر صاحب بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر گورو گرنتھ صاحب کی گوربانی اور تحریف گرنتھ صاحب وغیرہ مسائل خاص طور پر زیر بحث رہے۔

موضع جھمٹ میں تبلیغ

لدھیانہ سے ہم جھمٹ گئے۔ وہاں پہنچکر ۶ بجے شام سے دو بجے رات تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ موضع باڑیوال کے ایک مخلص احمدی دوست فضل دین صاحب اپنے ساتھ اپنے دو غیر احمدی رشتہ دار بھی لائے تھے۔ ان سے اجرائے نبوت پر گفتگو کی۔ جس پر گفتگو کر کے اس بات کو غلط ثابت کیا گیا۔ موضع جھمٹ میں مولوی بشیر احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاکسار نے قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے پر تقریریں کیں۔

(عباداللہ گیانی قادیان)

افراد انصار اللہ جماعت احمدیہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

قواعد و ضوابط انصار اللہ کی رو سے جن جماعتوں میں انصار اللہ کی تعداد تین سے کم ہو۔ وہاں پر مجلس انصار اللہ تو نہیں ہوتی۔ لیکن وہاں کے انصار کے نام افراد انصار کے طور پر مرکزی دفتر میں درج کئے جاتے ہیں۔ اور مرکزی ہدایات کے ماتحت براہ راست انکو انصار اللہ کا کام کرنا پڑتا ہے۔

اس بنا پر میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے افراد انصار کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ براہ مہربانی اپنے اپنے ذمہ کا چندہ معہ لقایا بہت جلد بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجکر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ فرما کر ممنون فرما دیں۔ ان جماعتوں کے افراد انصار کے نام دانستہ شائع نہیں کئے گئے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اعلان پڑھتے ہی اپنے ذمہ کا چندہ انصار بھجوا دیں۔ وہ جماعتیں جن کے انصار کا چندہ وصول نہیں ہوا یہ ہیں:۔ جماعت احمدیہ ملب گڑھ میانوالی۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ کالا باغ۔ مالاکنڈ۔ پاڑہ چنار۔ بھٹیاں ضلع گجرات۔ بھلیسر۔ قلعہ عبداللہ ضلع گوئٹہ۔ کٹنی۔ قائد مال مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

ضرورت محرر

نظارت بیت المال میں ایک محرر کی فوری طور پر ضرورت ہے، جو میٹرک پاس۔ ہوشیار تجربہ کار اور حساب سے واقف ہو۔ تنخواہ۔ ۳۰/- روپے سے چالیس روپے ماہوار تک حسب لیاقت اور وار الاؤنس دیا جائیگا۔ (ناظر بیت المال قادیان)

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر راشننگ آفیسر دہلی کے فرزند لسبتی لیفٹیننٹ مبارک احمد صاحب جو محاذ جنگ پر ہیں ان دنوں بیمار رہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب انکی

زکوٰۃ ادا کرنے کے فوائد

ایک سچے مسلمان اور مومن کے لئے سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو جائے۔ اس کی سچی محبت اور تعلق خدا تعالےٰ کے ساتھ قائم ہو جائے اور مومن کی تمام قربانیاں اسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اور یہ خواہش اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی۔ جبتک کہ بدنی عبادت کے ساتھ ساتھ مالی قربانیوں میں بھی حصہ نہ لیا جائے۔ زکوٰۃ ایک مالی قربانی ہے۔ جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

(پ سورہ روم ع) کہ زکوٰۃ کا دینا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اور جو لوگ اسے ادا کرتے ہیں۔ ان کے مال کم نہیں ہوتے بلکہ بڑھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں برکت دیتا اور ان پر فضل کرتا ہے۔ ایسے ایک اور جگہ فرمایا کہ:-

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ط واللہ یضاعف لمن یشآء۔ واللہ واسع علیم (پ۳ سورہ بقرع ۳۵)

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جس طرح ایک دانہ سے سات بالیں پیدا ہوں۔ اور ہر بال میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ اور وہ بہت وسعت والا اور علم والا ہے۔

اس میں یہی بیان فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مالوں کو بڑھاتا ہے۔ اور اس کی مثال اس کسان جیسی ہے۔ جو کھیتی میں چند سیر دانے بوتا ہے۔ اور بعد میں کئی من غلہ حاصل کرتا ہے۔ پس زکوٰۃ سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔ اور جہاں ایک طرف خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ جو مومن کے لئے دنیا میں سب سے بڑی چیز ہے۔ وہاں دوسری طرف اس کے مال میں بھی خدا تعالیٰ برکت دیتا ہے (ناظر بیت المال)

ڈاکٹروں کی ضرورت

حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:- "دنیوی علوم حاصل کرنے والے نوجوان بھی اگر اپنے نام پیش کریں۔ تو ان کو بھی ایسی تعلیم دی جا سکتی ہے کہ دین کا کام ان سے لیا جا سکے اور دین کے ان حصوں میں جن میں دنیوی تعلیم ممد ہوتی ہے۔ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ادنےٰ اقوام میں تبلیغ کے لئے ڈاکٹر بہت زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے ان سے زیادہ بہتر مبلغ کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس ایسے نوجوان بھی اپنی زندگیاں وقف کریں۔ جنہوں نے سائنس میں میٹرک پاس کیا ہو۔ یا اس سال پاس ہونے کی امید ہو۔ اسی طرح گریجوایٹ وغیرہ جو ڈاکٹری کے لئے مناسب ہوں انہیں ڈاکٹری کی تعلیم دلوا کر ادنےٰ اقوام میں جن تک ابھی اسلام کا نور نہیں پہنچا تبلیغ کے لئے بھیجا جا سکے۔ اور جو دوسرے کاموں کے لئے مناسب ہوں انہیں دوسرے کاموں کے لئے تعلیم دلائی جائے۔"

انچارج تحریک جدید

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے

کیا آپ نے اپنے بچے کو مدرسہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ — آپ کے خاندان میں سے کونسا فرد وقف ہے؟ — پیارے امام کی آواز پر لبیک کہہ کر سابقون میں داخل ہوں اور اپنے بچے کو جلد مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کیلئے داخل کرائیں — کوشش کریں کہ سو طالب علموں میں سے ایک آپ کا بچہ ہو — یاد رکھیں اس وقت اسلام اور احمدیت کو مڈل پاس طالب علموں کی اشد ضرورت ہے — مدرسہ احمدیہ میں تعلیم مفت ہے۔ کوئی فیس نہیں ہونہار اور مستحق طلبہ کے لئے وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ بورڈنگ کا انتظام نہایت تسلی بخش۔ جس کا اوسط خرچ ۱۲ سے ۱۵ روپیہ ماہوار ہے۔ — پیارے امام کی صحبت اور خاص نگرانی میں دینی تعلیم دلانے کے لئے اپنا بچہ مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں"

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

جن احباب کی قیمت ۲۰؍اپریل ۱۹۴۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ مارچ کے آخری ہفتہ میں ان کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگا دیا گیا تھا۔ ان میں سے جن دوستوں نے ابتک قیمت ارسال نہیں فرمائی ان کی خدمت میں عنقریب وی۔پی پہنچیں گے۔ وہ وصولی کے لئے تیار رہیں۔ عدم وصولی کی صورت میں اخبار بند ہو جائے گا۔ اور دفتر کو نقصان پہنچنے کے ساتھ خود ان کو بھی روحانی لحاظ سے بہت نقصان ہوگا۔ (مینیجر)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۸۱۳۹ - مسکہ زبیدہ خاتون زوجہ ابوالقاسم خاں صاحب بنگالی قوم پٹھان عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر ۔/۲۰۰ روپیہ ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- زبیدہ خاتون موصیہ دارالبرکات۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- امۃ الحفیظ بیگم موصیہ

نمبر ۸۱۲۳ مسکہ بھولی بیوہ بوہڑی صاحب قوم گھمار عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان دارالیسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ایک صدر روپیہ مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- بھولی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- خیر الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- محمد یوسف دارالیسر

نمبر ۸۲۳۲ مسکہ فاطمہ بی بی بیوہ عبدالمجید صاحب قوم راول عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍ ۴۵ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے پنشن آٹھ روپے ماہوار ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ مہر سو روپیہ۔ ایک مکان ہے اس میں میرا ۱/۸ حصہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- فاطمہ بی بی موصیہ دارالرحمت گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- کریم بی بی ساس موصیہ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۸۱۰۵ مسکہ محمد امین ولد میاں محمد حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن عہدی پور ڈاکخانہ بانسلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍ ۴۵ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اس وقت میری موجودہ تنخواہ ۔/۹۳ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا — اگر میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- محمد امین حوالدار کلرک ...

[illegible]

[illegible]

تحریک وقف ایام میں شریک ہونیوالے السابقون الاولون

۷۴ جناب ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب کراچی
۷۵ - مولوی محمد نواز خان صاحب ״
۷۶ - چودھری فضل احمد صاحب ״
۷۷ ״ نذا محمد صاحب بی اے ״
۷۸ بابا احمد جان صاحب ״
۷۹ صوفی عبد الحکیم صاحب ״
۸۰ - بابا انور علی صاحب ״
۸۱ - محمد شہزادہ خان صاحب ״
۸۲ ڈاکٹر غلام رسول صاحب ״
۸۳ سید رحمت علی شاہ صاحب ״
۸۴ حکیم محمد یعقوب صاحب ״
۸۵ - بھائی محمد رمضان صاحب ״
۸۶ محمد اللہ صاحب ״
۸۷ میراں بخش صاحب گوجرانوالہ
۸۸ قاضی علی محمد صاحب ״
۸۹ ملک محمد افضل صاحب ״
۹۰ حکیم عبد الکریم صاحب ״
۹۱ چودھری عنایت اللہ خان صاحب ״
۹۲ عبد اللطیف صاحب ״
۹۳ میاں محمد ابراہیم صاحب ״
۹۴ ڈاکٹر محمد الدین صاحب ״
۹۵ چودھری عزیز الدین صاحب ״
۹۶ حکیم کرم الٰہی صاحب ״
۹۷ - بابو عبد الکریم صاحب پونچھ
۹۸ کرم الٰہی صاحب ״
۹۹ منشی علی بہادر خان صاحب ״
۱۰۰ - حبیب احمد صاحب ״
۱۰۱ چودھری مولا بخش صاحب گوٹھ مولا بخش سندھ
۱۰۲ ״ سردار احمد صاحب ״
۱۰۳ ״ سلطان احمد صاحب ״
۱۰۴ ״ بشیر احمد صاحب ״
۱۰۵ ״ فضل احمد صاحب ״
۱۰۶ ״ امیر الدین صاحب ״
۱۰۷ ناصر احمد صاحب ״
۱۰۸ احمد اسمٰعیل صاحب ״
۱۰۹ چودھری عبد الحمید صاحب ״
۱۱۰ - ״ سردار احمد صاحب ״
۱۱۱ ״ بشارت احمد صاحب ״
۱۱۲ ڈاکٹر غلام محمد صاحب ״
۱۱۳ چودھری جمال الدین صاحب جمال پور سندھ
۱۱۴ ״ اکرم علی صاحب ״
۱۱۵ ״ محمد ابراہیم صاحب ״
۱۱۶ ״ شاہ محمد صاحب ״
۱۱۷ ״ محمد ابراہیم صاحب ״
۱۱۸ چودھری جمال الدین صاحب ״
۱۱۹ چودھری غلام نبی صاحب گوکھڑ غلام نبی
۱۲۰ ״ محمد حسین صاحب ״

(ناظر دعوت و تبلیغ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مہر شیر محمد خاں سیال بی اے ایل ایل بی پی سی ایس
سب جج صاحب بہادر درجہ سوئم پاک پٹن

دعویٰ دیوانی ۳۴۸ بابت ۱۹۴۴ء

مسماۃ سکینہ زوجہ عبد الرحیم ذات سبھرا ساکن اوکاڑہ مدعیہ بنام عبد الرحیم مدعا علیہ
دعویٰ تنسیخ نکاح بنام عبد الرحیم ولد صوبہ ذات سبھرا ساکن اوکاڑہ باغ لالہ نند لال والہ (مدعا علیہ)
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی عبد الرحیم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کر رہا ہے اور روپوش ہے - اس لئے اشتہار ہذا بنام عبد الرحیم مذکور جاری کیا جاتا ہے - کہ اگر عبد الرحیم مذکور ۲۴/۵ کو مقام پاکپٹن حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا - تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی - آج بتاریخ ۹/۴/۴۵ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت جاری ہوا -

(مہر عدالت)

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مطبوعات طب جدید

وہ لوگ جو علم طب سے دلچسپی رکھتے ہیں یا طبیب ہیں اگر صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں - تو عصر حاضر کے طبیب اعظم مجدد طب - استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب موجد طب جدید - اور آپ کے جانشین سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب صدر آل انڈیا خادم الحکمت شاہدرہ کی

علمی و عملی تصانیف کا مطالعہ

فرمائیں - باوجود گرانی زمانہ کے قیمتیں سابقہ مقرر ہیں - فہرست مع قیمت درج ذیل ہے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ طب جدید شاہدرہ - لاہور

کتاب	قیمت
ہمارا مطب	۴/
حرز جان حصہ اول و دوم	۱/۴
حرز جان حصہ سوم	۱/۸
اکسیرات طب جدید	۱۰/
طبی اربعین	۴/
در مکنون	۱۰/
اسرار خفی مجدد طب	۸/
کتاب الصدمات	۱۰/
خیالات طب جدید	۱۰/
ذوق شباب	۱۰/
طب العرب	۱۰/
شاہین عمل	۱۰/
رہنمائے بائیو کیمک	۱۰/

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سروس کمیشن لاہور

مجوزہ فارم پر جو این - ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے اسٹیشنوں پر ایک روپیہ میں مل سکتا ہے ۲۸/۴/۴۵ تک ہیلتھ آفیسر کوارٹرز آف لاہور میں لیبارٹری اسسٹنٹ کی عارضی آسامی کے لئے جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے درخواستیں مطلوب ہیں - اس کے علاوہ ایک اور مسلم امیدوار کا نام فہرست انتظاریہ پر رکھا جائے گا - اگر کوئی موزوں مسلمان امیدوار نہ ملا - تو دوسری اقوام کے امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا -

تنخواہ ۵۱/-/- - ۶۵/- - ۶۵-۲/۵-۸۵/ کے سکیل میں ہوگی - رعایتی نرخوں پر پاس خریدنے کا بھی حق ہوگا - قابلیت :- (الف) کسی منظور شدہ یونیورسٹی کے میٹرک پاس یا جونیئر کیمبرج (ب) کم سے کم ایک سال کا تجربہ کسی بکٹریالوجیکل لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ یا Technician ہونا چاہیے - نیز میڈیا یا incubators کی دیکھ بھال - امتحان کے لئے پیتھالوجیکل Specimen کی تیاری کا کچھ علم - اور ہیماٹولوجی اور جنرل لیبارٹری ٹیکنیک جس میں مائیکروسکوپ کا بھی کام شامل ہے کا بھی کچھ تجربہ ہونا چاہیے عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان -

تفاصیل کے لئے ایک ایسے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ لگا ہوا اور ایڈریس لکھا ہو سکرٹری کو درخواست کریں

ضرورت ہے

نصرت انڈسٹریز کے لئے ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو ہندوستان کا دورہ کر کے اس انڈسٹریز کیلئے آرڈر بک کریں - تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی - کارکن مستعد - محنتی اور ہر لحاظ سے قابل اعتبار ہونا چاہیئے - جو سفر سے نہ گھبراتا ہو - اور دوکانداروں سے اچھی طرح بات کر سکے -

مینجر نصرت انڈسٹریز قادیان

زوجام عشق

مردانہ طاقتوں کیلئے بے نظیر دوا ہے
قیمت ایک روپیہ کی چھ گولیاں
خان عبد العزیز خان حکیم حاذق
مالک و مینجر طبیہ عجائب گھر قادیان

وہ بے خطا دوائیں

جن کی ناکامی کی صورت میں قیمت واپسی کی شرط کا ۱/ آنہ کا ٹکٹ لگا ہوا اقرار نامہ ہر وی پی کے ساتھ بھیجا جاتا ہے - فوراً منگوائیے کیونکہ بوجہ گرانی قیمت بڑھانے کا خیال ہے!!

کیلینہ :- چہرے کے کیلوں - پھنسیوں - چھائیوں کی اصل وجہ کو دور کر کے ہفتہ عشرہ میں بشرطیہ قدرتی خوبصورتی بخشنے والی بے ضرر اور قلیل المقدار خوردنی دوا - 5/

عجوبہ :- صرف بڑی عمر کے مردوں کی کمزوری کو بشرطیہ ایک ہی خوراک میں دور کرنے والی ہزاروں مرتبہ کی آزمودہ تیلا اکسیر - ۱۵/ **دمکاری** :- پہلے ہی خوراک میں پرانی کھانسی اور دمہ کا زور توڑنے اور مستقل علاج کے لئے گارنٹی کی دوا - 8/ 7 **خارشینہ** :- ہر قسم کی نئی و پرانی، تر و خشک خارش کو تین دن میں بشرطیہ دور کرنے والا - 3/-/- **آب کوثر** :- کسی بیں گرائپ واٹر اور بال امرت سے فائدہ نہ پانے والے مایوس العلاج بچوں کی تمام امراض مثلاً سوکڑا - مسان - کھانسی - بخار - دانت نکلنے کی تکلیف اور ہرے پیلے دست وغیرہ کو بشرطیہ دور کرنے والی اکسیر - 2/-/-

ملنے کا پتہ امین - ماڈل ٹاؤن - لاہور

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۵ اپریل۔ وسطی جرمن میں تیسری امریکن فوج مغرب کی طرف اور بڑھتی جارہی ہے۔ کچھ دستے اس وقت چیکوسلواکیہ کی سرحد سے صرف سولہ (۱۶) میل پر ہیں۔ پہلی امریکن فوج ہل کو ایک طرف چھوڑ کر آگے نکل گئی ہے۔ نویں فوج نے دریائے الب کے ۸۵ میل لمبے ٹکڑے پر مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔ برلن اب صرف ۵۰ میل دور ہے۔ میگڈ ابرگ کے اندر اور اس کے اردگرد دشمن بہت سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ ہالینڈ میں کینیڈین فوج نے آرڈنہم پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور ایمڈن سے صرف چند میل پر ہے روہر میں گھری ہوئی جرمن فوج کا صفایا کیا جارہا ہے۔ اس علاقہ کو چیر کر کچھ اتحادی فوج آگے نکل گئی۔ اور نویں امریکن فوج سے جا ملی ہے ساتویں امریکن فوج کے کچھ دستے نیورمبرگ سے بیس میل سے بھی کم فاصلہ پر ہیں۔

اتحادی ہوائی جہازوں نے کل رات برلن کے علاوہ یہاں سے ۱۸ میل مغرب میں ایک اہم فوجی ٹھکانے کی خبر لی۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے برلن سے چالیس میل مشرق کی طرف فرینکفرٹ سے کسٹرن تک ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ تا معلوم کرسکیں۔ کہ جرمن مورچے کمزور کس جگہ ہیں۔ ویانا کے مغرب میں روسی اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور مزید ساٹھ جگہوں پر قبضہ کرلیا ہے

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹاف نے سان فرانسسکو کانفرنس میں امریکہ کے نئے پریذیڈنٹ کے کہنے پر شریک ہونا منظور کرلیا ہے کانفرنس ۲۵ اپریل کو شروع ہوگی۔

واشنگٹن ۱۵ اپریل ایڈمیرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکن فوجوں نے لوزان کے جنوبی اور مشرقی کنارے کے پاس دو مزید جزیروں کو دشمن سے آزاد کرالیا ہے۔ یہ فوجیں جمعہ کے روز ان جزائر پر اتری تھیں۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ جرمنی کا پچھلا چانسلر ہرفان پاپن جو پہلے ترکی میں جرمن سفیر تھا۔ اس وقت اتحادیوں کی قید میں ہے۔ روہر کے جس علاقہ میں جرمن فوجیں گھری ہوئی ہیں۔ اسی علاقہ سے اسے گرفتار کیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ برطانی جنگی جہازوں سے اڑ کر بمباروں نے فارموسا میں دشمن کے ہوائی میدانوں اور فوجی ٹھکانوں پر زبردست حملہ کیا۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ جاپان کے ہوائی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل ٹوکیو پر قریباً ۱۷۰ امریکن بمباروں نے حملہ کیا۔ جس سے شاہنشاہ کے محل اور مشہور شاہی مندر کو بھی نقصان پہنچا۔

ٹوکیو ۱۵ اپریل۔ جاپان کے وزیر اعظم ایڈمیرل سوکی نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی وفات پر امریکہ کے لوگوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ ان کی لیڈر شپ بہت کامیاب تھی۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سولہ (۱۶) سرکردہ جرمن جرنیلوں نے ہٹلر اور اس کے ساتھی نازی لیڈروں کو گرفتار کرکے اتحادیوں سے صلح کر لینے کا پروگرام بنایا تھا۔ اور اس مسئلہ میں ایک مینی فسٹو شائع کرکے جرمن فوجوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مگر ہملر نے اس کا سراغ لگا لیا۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن بحری جہاز اور آبدوزیں کیل کی بندرگاہ میں جمع ہوگئی ہیں۔ اور ڈینزگ گڈینیا و کونگسبرگ سے بھاگ کر سیدھی یہاں پہنچی ہیں۔

اوٹاوا ۱۵ اپریل۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ کینیڈین پارلیمنٹ کے عام انتخابات ۱۱ جون کو ہونگے۔

کراچی ۱۵ اپریل۔ حکومت ہند نے سعودی عرب کے لئے دو لاکھ ستر ہزار گز کپڑا بھیجا ہے وہاں کپڑے کی سخت قلت تھی۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ مارشل منٹگمری نے کئی سو فوجی افسروں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب جرمنوں کو یہ امید نہیں رہی۔ کہ جنگ کا پانسہ ان کے حق میں پلٹ سکتا ہے۔ وہ مکمل طور پر ختم ہوچکے ہیں۔ لیکن جرمنی کی فوجی مشینری پر نازی پارٹی کا کنٹرول ہے۔ اس لئے وہ کبھی ہتھیار نہ ڈالے گی۔ اور کٹر نازیوں کا یہ گروہ شکست کھانے کے بعد پہاڑوں میں جاکر ختم ہوگا۔ جرمن اپنی سب چیزوں کو تباہ کردینگے۔ ان حالات میں ہمارے لئے یہ پیشگوئی کرنا کہ جنگ کب ختم ہوگی۔ مشکل ہے۔ جرمنی میں کوئی رائے عامہ نہیں۔ جو کہہ سکے۔ کہ جنگ ختم کردی جائے۔ نازیوں نے تمام چیزوں کو تباہ کرنا شروع کردیا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے پل کا نام و نشان مٹا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شمال کی طرف برطانی پیشقدمی سست ہوگئی ہے۔

میڈرڈ ۱۵ اپریل۔ سپین کی خانہ جنگی ختم ہونے پر ہزاروں لوگ ملک چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ اب حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایسے لوگ ہسپانوی سفیروں سے مشورہ کرنے کے بعد واپس آسکتے ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ امریکہ کی ریاست اوکلاہاما میں بھاری طوفان آیا۔ درجنوں شہروں قصبوں اور دیہات میں سخت تباہی آئی۔ تین ہزار کی آبادی کا ایک قصبہ کا تو نام و نشان مٹ گیا۔ کم سے کم ۱۷ اشخاص ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے۔

اوکاڑہ ۱۵ اپریل۔ گندم ڈرہ ۹/۸/- ۵۹۱ -/۱۲/۹ - نخود -/۸/۷ توریہ ۱۴/۱۴ تا ۱۵/- ماش سیاہ -/۶/۱۷ بنولہ بیورہ ۹/۱۴ تیل توریہ -/۱۴/۳۷ - امرتسر سونا ۷۷/۸/- چاندی -/۱۳۳ پونڈ -/۸/۵۰

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکن آبدوزوں نے مشرق بعید میں ۱۵ مزید جاپانی جہاز غرق کردیئے۔ جن میں دو جنگی جہاز تھے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ مغربی محاذ پر جرمن مزاحمت زیادہ ہورہی ہے۔ اور اس لئے اتحادی پیشقدمی کی رفتار بھی کچھ کم ہوگئی ہے۔ دشمن کے دباؤ کی وجہ سے نویں امریکن فوج کے دو بکتر بند ڈویژن دریائے ایلب کے اس پار پسپا ہونے پر مجبور ہوگئے مگر نویں فوج کا دوسرا مورچہ اب بھی دریا کے دوسری طرف قائم ہے۔ بلکہ اسے بڑھا لیا گیا ہے۔ دوسری برطانی فوج بھی اس دریا سے صرف ۲۵ میل پر ہے۔ جوں جوں اتحادی لیپزگ کے قریب ہورہے ہیں۔ دشمن کا مقابلہ سخت ہوتا جاتا ہے۔ اس کے باوجود ڈراؤٹ کا شہر اس سے چھین لیا گیا۔ ویانا سے تیس میل مغرب کی طرف ایک اہم شہر کو جو سڑکوں اور ریلوں کا مرکز ہے۔ روسی پیشقدمی سے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ روسیوں نے اس کے شمال میں ایک دریا پار کرلیا ہے۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ آج یہاں پریذیڈنٹ روزویلٹ کے لئے دعا کی گئی۔ اس تقریب میں امریکن فوجوں اور اتحادی ممالک کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ کمانڈر انچیف ہند وائسرائے ہند کے فوجی سیکرٹری غیر ملکی معاملات کے سیکرٹری مسٹر چارلس ڈیوک چینی گورنمنٹ کے نمائندے اور صدر امریکہ کا خاص نمائندہ بھی موجود تھا۔

کلکتہ ۱۵ اپریل۔ وسطی برما میں تھازی سے ۸ میل دور ہرنڈھنے کے شہر پر ہندوستانی فوج کا قبضہ ہوگیا ہے۔ یہ اس بڑی سڑک پر ہے۔ جو وسطی برما کے میدانوں کو ریاستہائے شان سے ملاتا ہے۔ میکٹیلا کے علاقہ میں دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ ماؤنٹ پوپا میں اتحادی فوجوں کی کارروائی تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ جو پیکو سے تیس میل جنوب کی طرف ہے۔ کل اتحادی بمباروں نے بنکاک کے بجلی گھر کو تباہ کردیا۔ اور اس کے ساتھ ایک مال گودام کو بھی۔ پروم اور ٹانگوپ کے درمیان فوجوں کی چوکیوں اور رسد کے ذخیروں پر بھی حملے کئے گئے۔ پیو کے ریلوے پل کو نقصان پہنچایا گیا۔

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ جزیرہ اوکیناوا میں امریکن فوج نے موٹوبو کے مغربی جزیرہ نما پر قبضہ کرلیا ہے۔ جنوبی لوزان میں جن دو جزیروں پر قبضہ کیا گیا ہے وہ لوزان کی اہم جنوبی بندرگاہ لیگاسپی کے پاس ہیں۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ حکومت ہند نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی وفات پر ایک ہفتہ تک ماتم منائے جانے کا اعلان کیا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ امریکہ کے ایک مشہور سائنسدان کی تجویز تھی۔ کہ جاپان کو مصنوعی زلزلہ کے ذریعہ تباہ کردیا جائے۔ جاپان کے ساحل پر کئی ایسے مقامات ہیں۔ کہ اگر وہاں زبردست دھماکہ پیدا کیا جائے۔ تو اوساکا اور نگوڑ کے علاقوں میں تباہ کن زلزلہ آسکتا ہے۔ مگر اس سکیم کو خطرناک سمجھ کر ترک کردیا گیا۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ سوویٹ روس کے انجینروں نے ایک حیرت انگیز سکیم مکمل کی ہے۔ جس کے رو سے ترکستان میں نہروں کا ایک وسیع سسٹم بنایا جائیگا۔ اور اس سسٹم کے ذریعہ بحیرہ بالٹک اور وسطی روس کو ہندوستان کے دروازوں سے ملا دیا جائیگا۔ ان نہروں سے ترکستان نہایت زرخیز رقبہ بن جائیگا۔

سکھر ۱۵ اپریل۔ ایک سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں چار مسلمانوں کو مختلف میعاد کی قید کی سزائیں ہوئی ہیں۔ ان پر الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے سکھر میں فرقہ دارانہ فساد برپا کرنے کی غرض سے قرآن کریم